

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسلامی تعلیمات

آسان..... مکمل..... مختصر

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیرسائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

مکتبہ رحمۃ للعالمین

نزد NIB بینک سیٹھی پلازہ اسلمہ والی گلی بلاک 5 سرگودھا

0300-6004816--048-3215204--0303-7931327

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ

وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ

سورۃ العصر میں خسارے سے بچنے والے لوگوں کی تین خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔

(۱)۔ ان کا ایمان اور عقیدہ صحیح ہے الَّذِينَ آمَنُوا۔ (۲)۔ ان کا عمل صحیح ہے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔

(۳)۔ دوسروں کو حق اور صبر کی وصیت کرتے ہیں وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

حدیث جبریل میں بھی سیدنا جبریل علیہ السلام نے محبوب کریم ﷺ سے تین

سوال کیے تھے۔ (۱)۔ مجھے ایمان کے بارے میں بتائی اَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ۔ (۲)۔ مجھے

اسلام کے بارے میں بتائی اَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ۔ (۳)۔ مجھے احسان کے بارے میں

بتائی اَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ (بخاری حدیث نمبر ۵۰، مسلم حدیث نمبر ۹۷)۔

علماء نے انہی تین چیزوں کو دین کا خلاصہ قرار دیا ہے اور اس رسالے میں انہی تین

چیزوں کو مختصر بیان کیا جا رہا ہے۔ ۱۔ اسلامی عقیدہ ۲۔ شریعت کے احکام ۳۔ تصوف
 اے میرے بھائی! اس مختصر سے رسالہ کو اپنے مطالعہ میں رکھیے، اپنے بچوں کو
 پڑھائیے، دوسرے مسلمان بھائیوں تک پہنچائیے، ہو سکے تو اسے چھاپ کر مفت تقسیم کیجیے، خود
 اس پر عمل کیجیے اور لوگوں کو باعمل بنائیے، ہو سکے تو مسکین کو دعاؤں میں یاد رکھیے۔
 فقیر غلام رسول قاسمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ یہ ہے اسلامی عقیدہ

(۱)۔ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ واجب الوجود ہونے اور
 عبادت کا حق دار ہونے میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی صفات لامحدود اور ذاتی ہیں، بندوں
 کی صفات محدود اور عطائی ہیں۔

(۲)۔ ہم اللہ کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن پر اور تقدیر پر
 ایمان رکھتے ہیں اور کسی ایک نبی کی بے ادبی کو بھی کفر سمجھتے ہیں۔

(۳)۔ ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ آپ ﷺ آخری
 نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت جاری نہیں (آیت ختم نبوت، ۲۰۰ سے زائد احادیث،
 اجماع امت، الشفاء جلد ۲ صفحہ ۷۲، قرطبی جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۳، شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۶۴ وغیرہ

(۔)

(۴)۔ ہمیں ہر وہ عقیدہ پسند ہے جس سے محبوب کریم ﷺ کی شان بڑھے اور دلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا ہو۔

(۵)۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد روحانی طور پر سب سے بڑا رتبہ سیدنا صدیق اکبر کا ہے، پھر سیدنا عمر فاروق کا، پھر سیدنا عثمان غنی کا اور پھر سیدنا علی المرتضیٰ کا رضی اللہ عنہم۔ اس پر کثرت سے آیات و احادیث وارد ہیں اور تمام صحابہ اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے (سورۃ حدید: ۱۰، سورۃ الیل: ۱۷، بخاری جلد ۱ صفحہ ۹۳، ۵۱۶، مسلم جلد ۲ صفحہ ۷۳، ۲، شرح نووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۲، سبع سنابل صفحہ ۵۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۷۳، شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۱، ایواقیت والجواہر صفحہ ۷۳، ازالۃ الخفاء جلد ۱ صفحہ ۳۱۱، مرام الکلام صفحہ ۴۶ وغیرہ)۔

(۶)۔ ہم نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ اور اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کا ادب کرتے ہیں اور کسی ایک کی بے ادبی کو بھی ایمان کے لیے مہلک سمجھتے ہیں۔

(۷)۔ اہل بیت میں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سر فہرست شامل ہیں (قرآن سورۃ احزاب: ۳۳)۔ آپ ﷺ کی چار شہزادیاں حضرت رقیہ، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمۃ الزہراء (المحکم الاوسط للطبرانی حدیث نمبر ۱۴۶۳، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر ۱۱۹۴، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱۵۲۴۳، سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۹۰، اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۴۳۵)۔ ان کے علاوہ سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بھی اہل بیت میں شامل ہیں (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۸۳)۔

(۸)۔ صحابہ کرام کے درمیان ہونے والی جنگوں اور غلط فہمیوں کو ہم اللہ کے سپرد کرتے ہیں، ہم ان سب کا ادب کرتے ہیں اور انہیں اچھے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔

(۹)۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی اور فقیہ ہیں (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۳۱)، حضور ﷺ نے

فرمایا: اے اللہ اسے ہدایت والا اور ہدایت دینے والا بنا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۴)۔ ان کی ہمیشہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپ کا تب و جی ہیں۔ ہم انکا بھی ادب کرتے ہیں۔

(۱۰)۔ یزید ایک برا آدمی تھا اور واقعہ کربلا میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔

(۱۱)۔ یہودیت اور عیسائیت دونوں انتہا پسند ہیں جبکہ اسلام انکے درمیان راہِ اعتدال پر ہے۔ اسی طرح خارجی اور رافضی بھی انتہا پسند ہیں جبکہ اہل سنت ان کے درمیان راہِ اعتدال پر ہے۔ یہی طبقہ نجات پانے والا ہے مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۳)۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ ہم سے بغض رکھنے والے پر بھی لعنت بھیج اور حد سے زیادہ محبت رکھنے والے پر بھی لعنت بھیج (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۵۰)۔

(۱۲)۔ ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل علیہم الرحمۃ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید لازم ہے۔ انکی تقلید کرنے والے اہل سنت ہیں۔ یہی سوادِ اعظم ہے (عقد الجید صفحہ ۳۳) اور سوادِ اعظم سے نکلنے والا جہنم کی طرف جاتا ہے (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۹)۔

(۱۳)۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور ولیوں کی کرامات حق ہیں۔

(۱۴)۔ حضور کریم رضی اللہ عنہ جسم سمیت معراج شریف کے لیے آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۲۸، مسلم جلد ۱ صفحہ ۹۱، وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ النَّاسِ وَ مَعْظَمُ السَّلَفِ وَ عَامَّةُ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَ الْمُحَدِّثِينَ وَ الْمُتَكَلِّمِينَ) (شرح النووی جلد ۱ صفحہ ۹۱)۔

(۱۵)۔ جنت اور دوزخ حق ہیں (البقرة: ۲۴، ۲۵)۔

(۱۶)۔ عذاب و ثواب قبر حق ہے اور مردے سنتے ہیں (قرآنی آیات، بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۸۳، مسلم جلد ۱ صفحہ ۷۶، مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۸)۔

(۱۷)۔ قیامت کے دن انبیاء، علماء، اولیاء اور شہداء بڑے مان اور بھروسے کے ساتھ اللہ کے

اذن سے شفاعت فرمائیں گے۔

(۱۸)۔ میت کے لیے دعا اور اسے ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے (قرآنی آیات، بے شمار احادیث اور کتب عقائد مثلاً شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۹، ۹۴، ۱۰۰، ۱۱۱، ۱۲۹)۔

(۱۹)۔ شریعت کے چار ماخذ ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ اجماع حجت شرعی ہے (آل عمران: ۱۱۰، النساء: ۱۱۵)۔ صحابہ کے قطعی اجماع کا منکر کافر ہے۔

(۲۱)۔ اسلامی حکومت کا سربراہ شریعت کے مطابق مقرر کرنا واجب ہے (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۸)۔

(۲۲)۔ امراء یعنی سربراہانِ مملکت کا قریش میں سے ہونا ضروری ہے (الْمَوَائِیُّ مِنْ قُرَیْشِ بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۵)۔

(۲۲)۔ قیامت کی نشانیاں حق ہیں، مثلاً علم کا اٹھ جانا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۸)، نا اہل حکمرانوں کا آ جانا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۴)، گانے والی عورتوں کا نکلنا، دف اور باجے عام ہو جانا، بعد والوں کا اگلوں پر لعنت بھیجنا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۴)، سیدنا امام مہدی ﷺ کا ظہور (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۷۴)، دجال کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، یا جوج ماجوج کا نکلنا (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۳) وغیرہ، ان سب پر ہمارا ایمان ہے۔

2۔ یہ ہے پوری شریعت کا خلاصہ

انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی معرفت ہے۔ شریعت کے چار ماخذ ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ پوری شریعت کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے، اسے قرآن، حدیث، اجماع اور بے شمار دینی و فقہی کتابوں سے تیار کیا گیا ہے:

(۱)۔ ہر عاقل بالغ مسلمان پر شریعت کے احکام لاگو ہو جاتے ہیں۔ اگر بالغ ہونے کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہو تو مرد پندرہ سال کی عمر میں اور عورت تیرہ سال کی عمر میں بالغ سمجھی جاتی ہے۔

(۲)۔ مسلمان پر لازم ہے کہ پاکی پلیدی کے مسائل، استنجاء، وضو اور غسل کو اچھی طرح سمجھے۔ یہ ایسے معروف مسائل ہیں کہ ہر ماں اپنی بیٹی کو اور ہر باپ اپنے بیٹے کو اور ہر بڑا اپنے سے چھوٹے کو سمجھا سکتا ہے۔

(۳)۔ پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۴)۔ رمضان شریف کے روزے رکھنا بھی فرض ہے۔

(۵)۔ امیر آدمی پر ہر سال ایک مرتبہ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قربانی اور فطرانہ واجب ہیں۔

(۶)۔ جو شخص طاقت رکھتا ہو اس پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔ حج کے بعد حبیبِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا لازم ہے اور وہاں نہ جانا بے وفائی اور بد نصیبی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی، نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۶، مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۲)۔

(۷)۔ بالغ لڑکے یا لڑکی کے والدین یا اولیاء کو چاہیے کہ اس کی شادی کر دینے میں جلدی کریں۔ اگر نو جوانوں کے پاس نکاح کی استطاعت نہ ہو تو انہیں چاہیے کہ روزے رکھیں، اس طرح نفس قابو میں رہتا ہے۔

(۸)۔ طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، لیکن بعض مصلحتوں کے پیش نظر شریعت نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ ایک ہی بار تین طلاقیں دے دینے سے تینوں واقع ہو جاتی ہیں، خواہ غصے میں دی جائیں یا غصے کے بغیر۔ طلاق شدہ عورت کی عدت تین حیض ہے۔ بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ حاملہ کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔ مرنے والے کی میراث شریعت کے اصولوں کے مطابق تقسیم کرنی چاہیے اور علماء سے جا کر پوچھ لینا چاہیے۔

(۹)۔ جہاد فرض کفایہ ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ اسلامی حکومت جسے حکم دے اس پر فرض عین ہے۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے پر دین کی بقاء کا دار و مدار ہے۔ اگر کوئی شخص بھی دین

کی تبلیغ نہیں کرے گا تو پوری امت گناہگار ہوگی۔ اپنے ماتحتوں کو تبلیغ کرنا فرض عین ہے۔ سب سے پہلے اپنی اصلاح، اس کے بعد دوسرے مسلمانوں کی اصلاح، اس کے بعد دنیا کے کونے کونے تک پیغام مصطفیٰ پہنچانا اپنی زندگی کا منشور بنا لیجیے۔

(۱۰)۔ حقہ، بیڑی، سگریٹ اور نسوار سے بچیں۔ شراب نوشی، ہرنشہ، فلم سینما، جھوٹ، غیبت، جوا، سود، رشوت، غصب اور حق تلفی حرام ہیں۔ چوری، ڈاکہ، زنا اور قتل بڑی بھیانک چیزیں ہیں۔ خرید و فروخت میں ایمان داری اور صاف گوئی سے کام لینا چاہیے۔

جس کی نیت میں خیر ہو وہ بڑی آسانی سے اپنی ضرورت کے مسائل معلوم کر کے ان پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ معاشرے کے ذمہ دار لوگ ہر وقت ایسے مسائل بتانے کو تیار ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب المستند ضابطہ حیات میں زندگی کے تقریباً ہر شعبے سے متعلق تفصیل سے لکھ دیا ہے۔

(۱۱)۔ ہر مسلمان ماں بہن بیٹی سے بھی درخواست ہے کہ نماز پڑھیں، روزے رکھیں، شریعت کی پابندی کریں، پردہ کریں، تنگ اور باریک لباس مت پہنیں، بچوں کی اچھی تربیت کریں، آپ نماز پڑھیں گی تو بچے بھی آپ کو دیکھ کر نمازی بنیں گے۔ رات کو جلدی سو جائیں، صبح کو جلدی اٹھیں۔ گھر کو صاف ستھرا رکھیں، مہمان نواز بنیں۔ پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھیں، شوہر کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں، ایسا نہ ہو کہ وہ آپ سے چوری چوری اپنے رشتہ داروں کے ساتھ برتاؤ کرنے پر مجبور ہو جائے۔

نوجوان بیٹا اور بیٹی! اپنے بڑوں کا احترام کرو، ماں باپ کا کہا مانو، اس عمر میں عبادت کر لو، جوانی میں توبہ کرنا بڑی خوش نصیبی کی بات ہے، ٹی وی کیبل پر گندگی دیکھنے سے توبہ کر لو، ماں باپ اور گھر والوں کے صلاح مشورے کے مطابق شادی کرو۔ اپنی پسند کی شادیاں کرنے والوں کو ہم نے بعد میں پچھتاتے دیکھا ہے۔ اچھی محافل میں جایا کرو، اپنے نبی کریم ﷺ سے محبت کرو، دین کا علم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو۔ غصے پر قابو رکھو، کسی پر حسد نہ کرو، ریا کاری سے بچو، تکبر مت کرو، دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھو، دوسروں کے بارے میں اچھا گمان کرو۔

(۱۲)۔ محافل میلاد منعقد کرنا مستحب ہے اور ان میں نعت پڑھنا عظیم سعادت ہے۔ لیکن ایسی محافل میں خلاف شرع کلام پڑھنا یا رقص کرنا حرام ہے۔ مبلغ اسلام اگر خود غلطی کرے تو عوام الناس کا بے تحاشا نقصان ہو جاتا ہے۔ نیک لوگوں کی لغزش دین کو تباہ کر دیتی ہے۔

(۱۳)۔ ہر نماز کے بعد اللہ کریم جل شانہ کا تھوڑا بہت ذکر ضرور کریں۔ خصوصاً صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ذکر اور رود کی کثرت کریں۔ ان دونوں وقتوں میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دریا بہا دیتا ہے۔

سب سے افضل ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ سب سے افضل استغفار یہ ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ
بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ یعنی اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی
معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں، اور جس قدر مجھ سے ہو سکتا ہے میں تیرے
عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں، جو کچھ میں نے کیا اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اپنے
اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، بے شک تیرے
سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۳)۔

درویش شریف ایسا وظیفہ ہے جو گمراہوں کے لیے ہدایت، دکھیوں کے لیے راحت،
گناہگاروں کے لیے بخشش کا ذریعہ ہے، تمام وظائف کی جگہ اگر درویش شریف ہی پڑھ لیا جائے تو
کافی ہو جاتا ہے۔ ایک زبردست درویش شریف یہ ہے: جَزَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْنَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مَا
هُوَ أَهْلُهُ یعنی اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے آقا محمد ﷺ کو اتنا اجر عطا فرما جس کے وہ اہل
ہیں۔ اس کے علاوہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، درود ابراہیمی اور اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سب درود
شریف پسندیدہ ہیں، جو چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی نیکی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۵)۔

آدابِ زندگی

ہر وقت با وضو رہیں، وضو مومن کا محافظ ہے۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھیں، ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔ لباس سنت کے مطابق پہنا کریں اور اسے صاف ستھرا رکھیں۔ سب سے پسندیدہ لباس سفید ہے۔ حضور کریم ﷺ کو سب سے زیادہ پسند یمن کی سبز چادر یا سرخ دھاریوں والی چادر تھی، جسے خبرہ کہتے تھے (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۵، مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۹۳)۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو آپ ﷺ پر یہی یمنی چادر ڈالی گئی تھی (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۵، مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۰۶)۔ داڑھی شریف سنت کے مطابق ایک مٹھی رکھیں (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۷۵)۔ بالوں پر خوب تیل لگایا کریں اور کپڑوں پر خوشبو لگایا کریں۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے اندر رکھیں اور پڑھیں اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ نکلتے وقت باایاں پاؤں باہر رکھیں اور پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، طہارت خانے میں جاتے وقت الٹا پاؤں اندر رکھیں اور باہر ہی یہ دعا پڑھ لیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ، نکلتے وقت دایاں پاؤں باہر رکھیں اور پڑھیں غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِی۔

کھانا کھانے، پانی پینے اور ہر نیک کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔ پانی تین سانس میں پیا کریں۔ کھانا کھاتے وقت ایک گھٹنا کھڑا کرنا، اکڑوں بیٹھنا، التحیات کی طرح بیٹھنا سب درست ہے۔ مجبوری کی حالت میں آلتی پالتی مارنا بھی جائز ہے۔ اپنے سامنے سے کھانا کھائیں۔ جہاں تک ہو سکے چچ سے گریز کریں، روٹی دونوں ہاتھوں سے توڑیں، اچھا اچھا کھانا

دوسرے بھائیوں کو پیش کریں۔ روٹی کے ٹکڑے کر کے شوربے میں ملا کر ٹرید بنا کر کھانا بڑی پسندیدہ سنت ہے۔ دودھ، کھجور، شہد اور کدو شریف کو پسند کریں۔ کھانا کھا کر انگلیاں چاٹ لیں۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں۔ کھانا کھا کر پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ پانی، روٹی، فروٹ ہر نعمت کو کھانے پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں۔ اگر کسی آدمی نے کھلایا پلایا ہو تو اس کا شکریہ ادا کریں۔

سوتے وقت تین تین سلائی سرمہ لگائیں، تازہ وضو کر کے دائیں کروٹ لیٹیں اور یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَی۔ صبح کو اٹھیں تو یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخِیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ، اپنا بستر خود لیٹیں۔

جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں، اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اتاریں۔ عمامہ کھڑے ہو کر باندھا کریں۔ کنگھی بیٹھ کر کیا کریں اور روزانہ کیا کریں۔ لباس پہن کر پڑھا کریں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہِ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہِ بَیْنَ النَّاسِ شِیْئَہٌ دِکَہُ کر پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ کَمَا اَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔

چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں، دوسرا بھائی چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھے تو آپ یَزِ حَمْکَ اللّٰہِ پڑھیں، جمائی آئے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھیں۔

ہر چیز لیتے اور دیتے وقت دایاں ہاتھ استعمال کریں۔ مسلمان بھائیوں کو سلام کہنے میں پہل کریں، دونوں ہاتھ گرم جوشی سے ملائیں۔ دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔ کسی کو حقیر نہ جانیں، اپنے اخلاق اچھے رکھیں۔ سنجیدگی اختیار کریں، کسی کاراز دوسروں کو مت بتائیں ورنہ اللہ کا مجرم بننے کے علاوہ ساتھیوں کی نظروں سے بھی گر جاؤ گے۔ کم کھانا، کم بولنا اور کم سونا اپنی عادت بنائیں۔ ہر کسی کی خدمت کریں۔ اللہ کی مخلوق پر مہربانی کریں۔ بری صحبت سے بچیں۔

اہل سنت و جماعت کے علاوہ باقی تمام مذاہب اور ان کے باطل عقائد سے دور

رہیں۔ دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ مخزن فیضان، المستند، ضابطہ حیات، اسرار السلوک اور ماہانہ رسالہ رحمۃ للعالمین اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

ہمت والے فقیر تہجد پڑھیں تو کیا ہی بات ہے، کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت، اسی وقت گیارہ تسبیح درود قدسی بھی پڑھیں۔ درود قدسی یہ ہے اسے زبانی یاد کر لیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم

حضرت ابو ذر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ چیز تمام معاملات کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر لازم پکڑ، یہ تیرے لیے آسمان میں ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: دیر تک خاموش رہا کرو۔ یہ چیز شیطان کو بھگانے والی ہے اور تیرے دینی معاملات میں تیری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈرو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تو اپنے بارے میں جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کے خلاف بولنے سے روکے رکھے (شعب الایمان حدیث نمبر: ۴۹۴۲)۔

3۔ یہ ہے تصوف کا خلاصہ

تصوف کا معنی ہے پاکیزگی اور صفائی اختیار کرنا۔ قرآن شریف میں اس کا ہم معنی اور مترادف لفظ تزکیہ استعمال ہوا ہے۔ تصوف کا موضوع توحید ہے۔ تصوف اخلاص سکھاتا ہے اور ہر عمل میں للہیت پیدا کرتا ہے۔ تصوف کی راہ پر چلنے کے لیے مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت کرنا

خاص وظیفہ اور سبق بتاتا ہے۔ ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ کا پہلا سبق یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طريقة الذكر بالجهر القادرية والنقشبندية

نمازِ مغرب یا عشاء کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھیں۔ پھر ایک بار الحمد شریف، تسمیہ سمیت گیارہ بار سورہ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضور محبوب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کریں، تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، اولیاء کرام علیہم الرضوان، اپنے سلسلے کے تمام مشائخ خصوصاً پیر دستگیر محبوب سبحانی و قطب ربانی حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور تمام اہل اسلام کو اس کا ایصالِ ثواب کریں۔ قبلہ رخ بیٹھ کر اپنے مرشد کی صورت کو حاضر کریں اور نہایت اطمینان سے ذکر شریف شروع کریں۔ لَا إِلَهَ سِوَاكَ رَبُّكَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْعَرْشِ الْمَجِيدِ۔ قلب میں سے غیر کی نفی سیدھے کندھے کی طرف کریں، خیال کے ساتھ دل میں سے ریاکاری، تکبر، حسد، لالچ اور خوف وغیرہ کو باہر نکال کر سیدھے کندھے کی طرف پھینک دیں اور سیدھے کندھے سے قلب کی طرف اِلَّا اللّٰہ کے ساتھ ایک اللہ جل شانہ کا اثبات کریں گویا اللہ جل شانہ کا نور سیدھے کندھے سے آپ کے سینے کو روشن کرتا ہوا قلب میں داخل ہوا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ 100 مرتبہ آخر میں ایک مرتبہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اَلَا اللّٰهُ 100 مرتبہ آخر میں ایک مرتبہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اللّٰهُ هُوَ 100 مرتبہ آخر میں جَلَّ جَلَالُهُ پڑھیں

هو 100 مرتبه

ذکر کی مذکورہ بالا چار تسبیحات مکمل کرنے کے بعد آخر میں مراقبہ کریں یعنی آنکھیں بند کر کے گردن کو قلب کی طرف جھکا کر قلب میں سے اللہ اللہ کی آوازیں سنیں۔ دس منٹ مراقبہ کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔

ذکر ایک پودا ہے جسے مرشد نے آپ کے دل میں لگایا ہے، مرشد کا تصور کرنا ایسا ہے جیسے اس پودے کو پانی دینا، پیر بھائیوں کے پاس بیٹھنا ایسا ہے جیسے پودے کو گوڈی کرنا۔ یہ کل تین چیزیں ہوں گی: ذکر، مرشد کا تصور اور پیر بھائیوں میں بیٹھنا۔

آداب مریدی

- (۱)۔ اپنے مرشد سے بے پناہ محبت رکھیں۔ طریقت کا دار و مدار مرشد کی محبت پر ہے۔ اپنی شمع کا پروانہ بنیں اور یہ یقین رکھیں کہ اگر جان بھی اس کی راہ میں چلی جائے تو خسارے کا سودا نہیں۔
- (۲)۔ اپنے مرشد کریم کے علاوہ کسی دوسرے بزرگ سے کوئی لالچ نہ رکھیں، نہ کسی کا بتایا ہوا وظیفہ کریں اور نہ اپنے مرشد سے بڑا بزرگ اس دنیا میں کسی کو سمجھیں البتہ ادب سب کا کریں اور اگر کہیں سے فیض ملے تو اسے اپنے ہی مرشد کا فیض سمجھیں۔ (۳)۔ جو مرشد کریم کہیں وہ کریں جو مرشد کریم خود کریں اس پر عمل نہ کریں۔ بعض اوقات مرشد اپنے مقام اور مرتبے کے لحاظ سے ایسا کام کرتا ہے جس کا کرنا مرید کے لیے زہر قاتل ہے۔ (۴)۔ مرشد کریم کے پاس ادب سے بیٹھیں، آپس میں پیر بھائی مرشد کریم کی موجودگی میں باتیں نہ کریں اور نہ آپس میں مصافحہ وغیرہ کریں۔ (۵)۔ مرشد کریم کے سامنے وظیفہ نہ کریں نہ ہی نوافل پڑھیں بلکہ یہ وقت مرشد کریم کی صورت کو دیکھتے رہنے میں گزاریں، مرشد کریم کی صحبت کو غنیمت جانیں۔ (۶)۔ مرشد کریم کے بیٹھنے کی جگہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائیں خواہ مرشد کریم موجود نہ ہوں، نہ ہی اس طرف

تھوکیں، مرشد کریم کے جسم پر مرید کا سایہ نہ پڑے، مرشد کریم کا ہاتھ روم استعمال نہ کریں۔
 (۷)۔ مرشد کریم کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنے فہم کا قصور سمجھیں اور قصہ سیدنا موسیٰ و خضر علیہما السلام کو یاد کر لیں، مرشد کریم پر کبھی اعتراض نہ کریں خواہ مرشد کریم کا کوئی کام بظاہر غلط معلوم ہوتا ہو، مرشد کریم کی خطا مرید کی نیکی سے بہتر ہے۔ (۸)۔ اپنے مرشد کریم کی تعلیمات پر بھائیوں تک پہنچائیں، مگر ان کی سمجھ سے بالاتر بات نہ کریں۔ (۹)۔ اپنا حال (خواب و مراقبہ وغیرہ) اپنے مرشد کریم سے عرض کریں۔ (۱۰)۔ اپنے مرشد کریم سے خواہ مخواہ سوال نہ کریں البتہ اگر مرشد کریم سوالات کرنے کی اجازت دیں تو کوئی حرج نہیں، لمبا کلام نہ کریں، دھیمی آواز میں بات کریں، طریقت کی راہ پر استقامت اختیار کریں خواہ کچھ ملے یا نہ ملے، مرشد کریم، رسول کریم ﷺ اور اللہ کریم جل شانہ کا در نہ چھوڑیں۔ (۱۱)۔ اگر مرشد کریم ناراض ہو جائیں تو انہیں راضی کیے بغیر مرید کو چین نہ آئے، فوراً معافی کا طلب گار ہو، خواہ ناراضگی کا سبب مرید کے نزدیک معقول نہ ہو۔ (۱۲)۔ ہر پیر بھائی میں اپنے مرشد کو دیکھیں اور اس کا احترام کریں۔ (۱۳)۔ تمام مسلمانوں خصوصاً پیر بھائیوں کی خیر خواہی کریں، تمام اولیاء اللہ، سادات کرام، عربوں، ماں باپ اور اساتذہ کا ادب کریں۔

آداب مریدی کو ہم نے قرآن شریف، احادیث مبارکہ، حضرت ابوطالب کی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب آداب المریدین، امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانوار القدسیہ اور فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۲ سے اخذ کیا ہے۔

تصوف پر قیمتی ارشادات

(۱)۔ اللہ کریم جل شانہ فرماتا ہے: ایمان والے اللہ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں (البقرۃ

(۱۶۵:-)

نیز فرماتا ہے: فرمادیجیے، بے شک میری نماز اور میرا حج و قربانی (سب عبادات) اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا (انعام: ۱۶۲)۔

نیز فرماتا ہے: یقیناً کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاک کیا (الشمس: ۹)۔

(۲)۔ حضور محبوب نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲)۔

نیز فرمایا: اللہ کی طرف متوجہ رہ، تو اسے اپنے سامنے پائے گا، آسانی کے دنوں میں اللہ کو پہچان، وہ تجھے شدت کے دنوں میں پہچانے گا، جان لو کہ جو کچھ تجھ سے چھوٹ گیا وہ تیرے نصیب میں ہی نہ تھا، اور جو کچھ تجھے مل چکا وہ تجھ سے چھوٹ نہیں سکتا تھا، اور جان لے مدد صبر کے ساتھ ہے، اور کشائش کرب و مصیبت کے ساتھ ہے، اور آسانی مشکل کے ساتھ ہے اِنَّ الْفَرْجَ مَعَ الْكَزْبِ وَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۴۰۰، ریاض الصالحین صفحہ ۴۱)۔

نیز فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم ملک بدر ہو یا مسافر ہو اور اپنے آپ کو قبروں والوں میں شمار کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب صبح کو اٹھو تو شام کا انتظار نہ کرو اور جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو، بیماری سے پہلے اپنی صحت سے فائدہ اٹھا لو، اور موت سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھا لو، تجھے کچھ پتا نہیں کہ کل تمہارا کیا نام ہو گا زندہ یا مردہ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۹، بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۹)۔

نیز فرمایا: دنیا سے بے نیاز ہو جا، اللہ تجھ سے محبت کرے گا، جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پرواہ ہو جا، لوگ تجھ سے محبت کریں گے (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ

صفحہ ۴۲۲۔

(۳)۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے فرمایا: لَا تَطْلُبِ الْعِلْمَ لِتَحَدِّثَ بِهِ وَاطْلُبْهُ لِتَعْمَلَ بِهِ عِلْمِ اسلیے حاصل نہ کرو کہ تقریر کرو گے، بلکہ اسلیے حاصل کرو کہ عمل کرو گے (بغوی جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)۔

(۴)۔ سیدنا صدیق اکبر ؓ نے فرمایا: میں قرآن کی صرف تین آیتوں میں مشغول رہا ہوں۔

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ یعنی اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی دکھ پہنچائے تو اسے اس کے سواء کوئی ہٹا نہیں سکتا، اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو کوئی رو نہیں کر سکتا (یونس: ۱۰۷)۔

اس آیت سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اگر اللہ مجھ سے بھلائی کرنا چاہے گا تو اسے کوئی روک نہیں سکتا اور اگر وہ مجھے دکھ دینا چاہے گا تو اس کے سواء کوئی دوسرا اسے دور بھی نہیں کر سکتا۔

فَإِذْ كُذِّبَتْ أَدْكُزْ كُمْ یعنی تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا (البقرہ: ۱۵۲)۔

چنانچہ میں ہمہ تن اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگ گیا اور باقی تمام اشیاء کی یاد کو چھوڑ دیا۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا یعنی زمین میں جو چلنے پھرنے والا

جانور ہے اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے (ہود: ۶)۔

خدا کی قسم جب سے اس آیت کو پڑھا ہے میں روزی کمانے کے ارادے سے کبھی

کہیں نہیں گیا۔

آپ نے فرمایا: أَلْعَجَزُ عَنْ ذِكْرِ الْأَذْرَاكِ إِذْ رَأَىٰ عِلْمَ اللّٰهِ کی پہچان سے


عاجز آ جانا پہچان ہے (رسائل ابن عربی صفحہ ۱۹۳، کتاب اللمع صفحہ ۱۹۹)۔ یہ جملہ بہت گہرا ہے۔

آپ دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ لِي الدُّنْيَا وَارْزُقْهُنِي فِيْهَا یعنی اے اللہ

میرے لیے دنیا کھول دے اور مجھے اس سے بے رغبت کر دے (کشف المحجوب صفحہ ۶۸)۔

(۵)۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا: رَحِمَ اللہُ عَبْدَ اَرْفَعَ اِلَیَّ عُیُوْبِی یعنی اللہ اس شخص پر رحم کرے جو مجھے میرے عیب بتائے (کتاب الملع صفحہ ۲۰۰، تاریخ اخلفاء صفحہ ۱۰۱)۔
 نیز فرمایا: اگر قیامت نہ ہوتی تو دنیا کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا (کتاب الملع صفحہ ۲۰۰)۔

(۶)۔ ایک بار حضرت عثمان غنی ؓ اپنے باغ سے ایندھن کا گٹھا خود اٹھا کر لائے حالانکہ ان کے پاس کئی غلام تھے۔ کسی نے ان سے کہا: آپ نے اپنے کسی غلام کو کیوں نہ اٹھانے کو کہا؟ جواب دیا: میں کسی غلام کو بھی کہہ سکتا تھا، مگر میں یہ آ ز مانا چاہتا تھا کہ آیا ایسا کر سکتا ہوں کہ نہیں، یا میرا نفس اسے پسند کرتا ہے کہ نہیں (الملع صفحہ ۲۰۳)۔

(۷)۔ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا: اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنی گرفتار کو ذکربنا لیا، خاموشی کو فکر بنایا، نگاہ کو عبرت بنایا، حرکت کو عبادت بنایا اور لوگ اسکی زبان اور ہاتھ سے  رہے۔ (الملع صفحہ ۲۰۹)۔ نیز فرمایا: اپنے اہل و عیال میں مصروف رہنا تیرا سب سے بڑا مشغلہ نہ بن جائے، اگر تیرے اہل و عیال اللہ کے ولیوں میں سے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کو ضائع نہیں کرتا، اور اگر وہ اللہ کے دشمن ہیں تو اللہ کے دشمنوں سے تجھے کیا غرض (کشف المحجوب صفحہ ۷۲)۔

(۸)۔ سیدنا غوث اعظم قدس سرہ نے فرمایا: ایسی مشکلات اور مصیبتیں جن کا حل نہ بندے کے اپنے پاس ہو اور نہ اس کے دوستوں کے پاس ہو، بندے کو اللہ کے ساتھ جوڑنے کا بہترین ذریعہ ہیں (فتوح الغیب مقالہ: ۳)۔ نیز فرمایا: اَطْلُبُوا مِنْ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْوَرْضَا وَ الْفَنَّا یعنی اللہ تعالیٰ سے یا تو رضا مانگو یا پھر فنا مانگو (فتوح الغیب مقالہ: ۵۳)۔

(۹)۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قیلولہ کرنا سنت ہے، اس سے تہجد پڑھنے میں

مدد ملتی ہے جیسا کہ سحری کا کھانا دن کے روزے میں مدد دیتا ہے (احیاء العلوم صفحہ ۴۲۰)۔

(۱۰)۔ حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شریعت اور طریقت دونوں میں رقص کا کوئی ثبوت نہیں، مشائخ میں سے کسی ایک نے بھی اسے پسند نہیں کیا، ناممکن ہے کہ مرد کامل ایسی حرکت کرے ”محال باشد کہ افضل مردمان آں کنند“ (کشف المحجوب صفحہ ۷۶)۔

(۱۱)۔ حضرت شیخ المشائخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صاحبِ حضور وہ ہے کہ ہر وقت مقامِ عبودیت میں ہو اور ہر ایک واقع کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیال کرے اور تمام عبادتوں کا مقصد یہی ہے۔ جسے یہ حاصل ہے وہ جہان کا بادشاہ ہے، بلکہ جہان کا بادشاہ اس کا محتاج ہے۔

(۱۲)۔ حضرت شیخ الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تصوف کی ماہیت سے واقف ہونا چاہتے ہو تو اپنے اوپر آسائش کا دروازہ بند کر دو۔ پھر زانوئے محبت کے بل بیٹھ جاؤ۔ اگر تم نے یہ کام کر لیا تو سمجھو کہ بس تصوف کے عالم ہو گئے (اسرارِ حقیقی مکتوب نمبر ۱)۔

(۱۳)۔ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صوفی بننے کے لیے مقررین کے احوال سے آگہی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ مقررین جیسا صاحبِ حال بھی بنا جائے (عوارف المعارف صفحہ ۱۵۸)۔

(۱۴)۔ حضرت شیخ المشائخ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میری میت کو قبرستان لیکر چلو تو

بیر باغی پڑھتے جانا: مفلسا نم آمدہ در کوئے تو شیناً للہ از جمالِ روئے تو

دست بکشا جانبِ زمبیلِ ما آفریں بردست و بر بازوئے تو

ترجمہ: ہم غریب تیرے کوچے میں آنکلیے ہیں۔ اللہ کے نام پر اپنے چہرے کے حسن سے کچھ خیرات دو۔ ہمارے بھیک مانگنے والے تھیلے کی طرف ہاتھ بڑھاؤ۔ تیرے ہاتھ اور تیرے بازو پر شہاباش اور آفرین ہے۔

(۱۵)۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب طریقت کے راز کی باتیں کرنا چاہتے جو عام لوگوں کے سامنے نہیں کی جاتیں تو آپ فرقد سنجی اور مالک بن دینار اور اہلبیت والوں کو بلا لیتے تھے، اپنا دروازہ بند کر دیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اس موضوع پر باتیں کرتے تھے، اگر ہر بندہ ان باتوں کا اہل ہوتا تو آپ ایسا نہ کرتے۔ اسی طرح بخاری میں حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں، ایک وہ ہے جسے میں بیان کرتا ہوں اور دوسرا وہ ہے کہ اگر میں بیان کروں تو میری گردن کٹ جائے۔ اور حضرت ابن عباس ؓ نے اَلَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَنْزِلُ الْأَمْرَ بَيْنَهُنَّ کے بارے میں فرمایا کہ: اگر میں اس کی تفسیر بیان کروں تو تم لوگ مجھے سنگسار کر دو اور کہو کہ یہ کافر ہے۔ اور حضرت علی بن ابی طالب ؓ نے اپنے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: آہ یہاں پر علوم بھرے پڑے ہیں، کاش مجھے کوئی سیکھنے والا ملتا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر تم لوگوں سے نماز اور روزے کی وجہ سے افضل نہیں ہوا بلکہ اس چیز کی وجہ سے آگے نکل گیا ہے جو اس کے سینے میں موجود ہے (رسائل ابن عربی صفحہ ۳۰ کتاب الفناء فی المشاہدہ)۔

(۱۶)۔ حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یاد رکھو کہ اخلاص میں سب سے زیادہ انتشار پیدا کرنے والی چیز نمائش و نمود ہے (سبع سنابل صفحہ ۲۳۸)۔

(۱۷)۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چند سال قبل فقیر کا طریقہ تھا کہ اگر کھانا پکاتا تھا تو اہل عباء کی ارواح پاک کو بخش دیا کرتا تھا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ و حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اور حضرات امامین رضی اللہ عنہما کو ملا لیتا تھا۔ ایک رات فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہیں، فقیر نے سلام عرض کیا، مگر آپ ﷺ فقیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور فقیر کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر فقیر کو فرمایا کہ میں عائشہ (رضی اللہ

عنها) کے گھر میں کھانا کھاتا ہوں۔ جس کسی نے مجھے طعام بھیجنا ہو تو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر میں بھیج دیا کرے۔ اس وقت فقیر پر واضح ہوا کہ حضور ﷺ کی توجہ شریف نہ فرمانے کا باعث یہ ہے کہ فقیر اس طعام میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو شریک نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلکہ تمام ازواج مطہرات کو جو سب اہل بیت ہیں شریک کر لیا کرتا تھا اور تمام اہل بیت کو اپنا وسیلہ بناتا تھا (مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر ۳۶)۔

(۱۸)۔ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الانوار القدسیہ میں فرمایا: لَنْ يَفْلَحَ الْمُرِيدُ عَلَى يَدِ شَيْخَيْنِ یعنی ایک مرید و مرشدوں کے درمیان کبھی فلاح نہیں پاسکتا۔

(۱۹)۔ حضرت پیر سائیں روضہ دھنی قدس سرہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جبکہ آپ دریا کے اس طرف سفر میں تھے۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر دعوت قبول کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے اسکی دعوت کو قبول نہ کرتے ہوئے فرمایا ”تم نے ہماری ہدایت کے برخلاف ذکر الہی کو چھوڑ رکھا ہے اسلیے دعوت کی قبولیت بھی نہیں۔ کیونکہ تم لوگوں سے ہماری نسبت اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی کی وجہ سے ہے۔ جب تم لوگوں نے ذکر الہی چھوڑ دیا تو ہم سے تعلق بھی توڑ دیا“ (ملفوظات شریف صفحہ ۶۴)۔

(۲۰)۔ مرشد کریم حضرت قطب الاقطاب پیر سائیں محمد قاسم مشوری قدس سرہ نے فرمایا: رب مسجود، راقم ساجد معبود، قلم اسکی بارگاہ میں سر بسجود، کاغذ کی پیشانی اسکی عظمت کے اعتراف میں جھکی، معبود کی عبادت کی ادائیگی اور عابد کی سعادت کے حصول کے لیے جسم اور قلم کی زبان سے اسکی تعریف و تحمید میں رطب اللسان رہنا شریعت اور طریقت کا اولین اصول ہے (تبلیغ البشارہ صفحہ ۱)۔

(۲۱)۔ حضرت قبلہ سائیں علی محمد عرف میاں سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پانچ وقت نماز پڑھو، آٹھ روزہ نہ بنو (یعنی آٹھویں دن صرف جمعہ کا نمازی) چار تسبیح ذکر کا در یہ نقش بند یہ روزانہ کرو،

داڑھی نہ منڈواؤ، یہ میرے محبوب کی سنت ہے۔ سنت کے بغیر اللہ کی طرف راستہ نہیں ملے گا، یاد رکھو۔ نشہ نہیں کرو، اپنے پیر کی صورت کو پکاؤ اور مونچھوں پر تیل لگا کر سو جاؤ، اللہ کی قسم ساری رات بھر جاگنے والے تمہارے پیچھے ہوں گے اور تم ان سے آگے ہو گے (خطاب)۔

(۲۲)۔ حضرت سخی سائیں ”محمد“ المعروف بہ سائیں نالے مٹھا مشوری قدس سرہ نے فرمایا: غلام رسول! کوئی کسی کا اچھا نہیں کر سکتا، جو کسی کا اچھا کرتا ہے وہ اپنا فائدہ کرتا ہے، اور کوئی کسی کا برا نہیں کر سکتا، جو کسی کا برا کرتا ہے وہ اپنا ہی برا کرتا ہے۔

(۲۳)۔ حضرت مولانا سائیں علی بخش چانڈیور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فقراء کا آپس میں ملنا اور ایک دوسرے کی صحبت اختیار کرنا بہت ضروری ہے، اس طرح طالبوں کے لیے راستے کھلتے ہیں، جن سے آگے کی منزل کی ہدایت ملتی ہے۔ صحبت کے بغیر فقیر کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے پانی نہ دیا جائے اور وہ سوکھ جائے۔ اگر صحبت ملتی رہے تو طالب کا درخت پھلتا پھولتا رہتا ہے۔ نیز فرمایا: طالب کے لیے تصویر شیخ سے بڑھ کر فیض پہنچانے والی کوئی چیز نہیں۔

(۲۴)۔ حضرت قبلہ سائیں امیر بخش جمالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نفس کو کچلنے کے لیے نفی اثبات کا ذکر کثرت سے کرو۔

(۲۵)۔ ایک مرتبہ فقیر راقم الحروف نے حضرت قبلہ محمد شفیع عرف سائیں شقن رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ محبوب کو منانے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: رونا

(۲۶)۔ حضرت قبلہ حافظ مختار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب چوٹ لگتی ہے تو زخم آتا ہے، جب زخم آتا ہے تو درد ہوتا ہے، جب درد ہوتا ہے تو آنکھ لگتی ہے، جب آنکھ لگتی ہے تو وہ عرش کے پار جاتی ہے اور مقبول ہو جاتی ہے۔

(۲۷)۔ اخلاص یہ ہے کہ کوئی کام اجر حاصل کرنے کی نیت سے نہ کرو، دنیا کو آخرت پر اور

آخرت کو خدا پر چھوڑ دو۔

(۲۸)۔ سچا عاشق وہ ہے کہ محبوب کی جفا سے اسکی محبت میں کمی نہ آئے اور محبوب کی مہربانیوں سے اسکی محبت میں اضافہ نہ ہو، اسلیے کہ محبت محبوب کی صفات سے نہیں بلکہ اسکی ذات سے کی جاتی ہے۔

(۲۹)۔ کسی بزرگ کی زیارت کو جاؤ تو ان میں اپنے ہی مرشد کو دیکھو، سوالات مت کرو، امتحان مت لو، اگر وہ پوچھیں کیسے آئے ہو تو کہو زیارت کو آیا ہوں، لیکن زیارت کا بتا کر پھر بعد میں دعا کے لیے کہنا، تعویذ مانگنا، یا کوئی سوال کرنا وغیرہ اپنے کہے پر پانی پھیرنا ہے۔



سلسلہ طیبہ قادریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

۱۔ الہی بھرت سید الکوئین، رسول الثقلین، محبوب رب العلمین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، الرؤف الرحیم سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ الہی بھرت لعیوب الموحدین شمس المشارق والمغرب امیر المؤمنین سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ۔

۳۔ الہی بھرت شیخ المشائخ قدوة العلماء الربانیین حضرت خواجہ حسن بھری رضی اللہ عنہ۔

۴۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۵۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت خواجہ داؤد طائی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۶۔ الہی بھرت شیخ المشائخ سید الطائفہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۷۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سرتی سقطی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۸۔ الہی بھرت شیخ المشائخ سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۹۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابوبکر شبلی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۱۰۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۱۱۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۱۲۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی الحسن علی بن محمد یوسف القرشی (ہکاری) قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۱۳۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی سعید المبارک الحزرمی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۱۴۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ محبوب حقانی قطب مہدانی حضرت خواجہ شیخ محی الدین پیر دستگیر سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ و تعالیٰ عنہ۔

۱۵۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید عبدالوہاب قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس۔

۱۶۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید صوفی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۱۷۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ احمد قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۱۸۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید مسعود قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۱۹۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید علی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۰۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید شاہ میر قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۱۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ شمس الدین محمد قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۲۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید محمد غوث قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۳۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید عبدالقادر قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۴۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ عبدالرزاق قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۵۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید حامد محمد شاہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۶۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید عبدالقادر قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۷۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ شمس الدین محمد قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۸۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید عبدالقادر قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۲۹۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید شمس الدین محمد قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

- ۳۰۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حامد شاہ گنج بخش قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۱۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید شمس الدین محمد صالح شاہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۲۔ الہی بھرت شیخ المشائخ فرد الحقیقۃ حضرت خواجہ سید عبدالقادر حسینی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۳۔ الہی بھرت شیخ المشائخ سراج الواصلین حضرت خواجہ سید محمد بقا شاہ شہید حسینی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۴۔ الہی بھرت شیخ المشائخ محی السنۃ النبویۃ حضرت پیر سائیں سید محمد راشد روضہ دہنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۵۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت پیر سائیں محمد یسین شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۶۔ الہی بھرت شیخ المشائخ پیر سائیں رشید الدین شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۷۔ الہی بھرت شیخ المشائخ فیض مآب حضرت پیر سائیں سید امام الدین شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۸۔ الہی بھرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب، افتخار المعاصرین حضرت پیر سائیں محمد قاسم مشوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۹۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت نخی سائیں ”محمد“ عرف سائیں نالے مٹھا مشوری قدس سرہ۔
- ۴۰۔ المتوسل الی جناب اللہ العظیم بمشاخ السلسلۃ، الفقیر غلام رسول القاسمی۔

سلسلہ طیبہ نقشبندیہ

- ۱۔ الہی بھرت سید الکوئین، رسول الثقلین، محبوب رب العالمین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، الرؤف الرحیم سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
- ۲۔ الہی بھرت امیر المؤمنین و امام الصدیقین سیدنا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ۳۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت سیدنا سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ۴۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ۵۔ الہی بھرت امام المؤمنین شیخ المشائخ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ۶۔ الہی بھرت سلطان العارفین شیخ المشائخ حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۷۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۸۔ الہی بھرت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

- ۹۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابویعقوب یوسف ہمدانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۰۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ عبدالحق مجددانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۱۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۲۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمود الخیر فغوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۳۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ شیخ علی رامیتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۴۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد بابا سماعی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۵۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید امیر کلال قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۶۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین المشتمر بالقشید قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۷۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ یعقوب چرخنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۸۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۱۹۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ مخدوم محمد زاہد قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۰۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ درویش محمد قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۱۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ خواجگی الملنگی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۲۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت عارف باللہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۳۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی الملقب بہ مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۴۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید آدم بنوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۵۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ سعدی لاہوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۶۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حاجی ایوب قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۷۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ مخدوم جمال اللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۸۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ زبدۃ الواصلین ختم العاشقین حضرت مخدوم اسماعیل پریان لوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
- ۲۹۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ سراج الواصلین حضرت خواجہ سید محمد بقاشاہ شہید حسینی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔
- ۳۰۔ الہی بجزمت شیخ المشائخ محی السنۃ النبویۃ حضرت پیر سائیں سید محمد راشد روضہ دہنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۱۔ الہی بھرمت شیخ المشائخ حضرت پیر سائیں محمد یسین شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۳۲۔ الہی بھرمت شیخ المشائخ پیر سائیں رشید الدین شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۳۳۔ الہی بھرمت شیخ المشائخ فیض مآب حضرت پیر سائیں سید امام الدین شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۴۔ الہی بھرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب، افقہ المعاصرین حضرت پیر سائیں محمد قاسم مشوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۳۵۔ الہی بھرمت شیخ المشائخ حضرت سخی سائیں ”محمد“ عرف سائیں نالے مٹھا مشوری قدس سرہ

۳۶۔ المتوسل الی جناب اللہ العظیم بمشائخ السلسلۃ، الفقیر غلام رسول القاسمی۔

★...★...★...★...★

جس قدر ہو سکے اپنے سلسلہ کے مشائخ علیہم الرضوان کی خدمت میں روزانہ ایصالِ ثواب کی کوشش کریں۔ سلسلہ عالیہ کو پڑھ کر ان مقدس ہستیوں کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگیں، انشاء اللہ قبول ہو گی۔ بہترین دعا سورۃ فاتحہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا لَکِ یَوْمَ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ آمِیْن

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

www.nafseislam.com